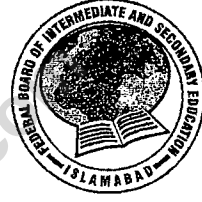


ROLL NUMBER					

Version No.				
9	9	0	2	1



اردو (لازمی) ایس ایس سی - 1
 قومی نصاب (2006) اولڈ
 حصہ اول (کل نمبر 15)
 وقت: 20 منٹ

Candidate Sign. _____

Invigilator Sign. _____

Answer Sheet No. _____

کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ سپر چیل کا استعمال ممنوع ہے۔

ہر سوال کے سامنے دیے گئے، کریکولم کے مطابق درست دائرہ کو پر کریں۔

سوال	الف	ب	ج	د	الف	ب	ج
1. اگر کوئی لفظ اپنے معنوں میں اس طرح استعمال ہو کہ حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق موجود ہو تو اسے _____ کہتے ہیں۔	کنایہ	تشبیہ	استعارہ	مجاز مرسل	☐	☐	☐
2. غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا شخص استعمال کرے کہلاتا ہے:	مطلع	حسن مطلع	مقطع	مطلع خانی	☐	☐	☐
3. ہم آواز الفاظ کو کہتے ہیں:	ردیف	محاورہ	روزمرہ	قافیہ	☐	☐	☐
4. ظرف کہہ کر مظهر مراد لیتا قواعد کے مطابق ہے:	تشبیہ	مجاز مرسل	کنایہ	استعارہ	☐	☐	☐
5. کپیڈ ٹریس ونڈوز انشال ہوگی۔ جملے کی نشان دہی کیجیے:	تھنکی	ادبی	صحافتی	قانونی	☐	☐	☐
6. جملہ اسمیہ کے کتنے اجزا ہیں؟	دو	تین	چار	پانچ	☐	☐	☐
7. وہ مرکب ہے جس سے سننے والے کو پورا ناکندہ حاصل ہو:	مرکب تام	مرکب ناقص	فعل لازم	فعل متعدی	☐	☐	☐
8. "احمد نے خط لکھا" قواعد کی رو سے یہ جملہ ہے:	جملہ فعلیہ	جملہ اسمیہ	جملہ استفہامیہ	جملہ استعجابیہ	☐	☐	☐
9. تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ کو کہیں گے:	توسین تشبیہ	مطین تشبیہ	طرفین تشبیہ	واوین تشبیہ	☐	☐	☐
10. فعل لازم میں کس کا ہونا ضروری نہیں؟	فعل	مفعول	فاعل	حرف	☐	☐	☐
11. جملہ اسمیہ میں مسند الیہ کو کہتے ہیں:	فاعل	فعل ناقص	خبر	مبتدا	☐	☐	☐
12. استعارہ کے لغوی معنی ہیں:	زور دینا	چھپ جانا	مذاق کرنا	ادھار لینا	☐	☐	☐
13. "چیتے کی طرح تیز" قواعد کی رو سے کیا ہے؟	تشبیہ	استعارہ	کنایہ	مجاز مرسل	☐	☐	☐
14. لفظ یا الفاظ حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں:	کنایہ میں	محاورے میں	روزمرہ میں	استعارہ میں	☐	☐	☐
15. ایسے الفاظ جو ایک سے زیادہ معنی رکھتے ہیں، کہلاتے ہیں:	مشتعار	قافیہ	ردیف	ذو معنی	☐	☐	☐

اردو (لازمی) ایس ایس سی - ۱ (قومی نصاب 2006) اولڈ

کل نمبر حصہ دوم اور سوم: 60

وقت: 2:40 گھنٹے

حصہ دوم (کل نمبر 34)

(8x2 = 16)

سوال نمبر ۲: حصہ نثر

الف- درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات اپنے الفاظ میں لکھیں:

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سماج کے متعلق زیادہ سوچنے والوں یا لکھنے والوں میں بیشتر تعداد کمزور، چمچڑے اور غمگین حضرات کی ہے۔ تندرست اور فٹ کھ آدمیوں کو کبھی سماج کی غیبت کرتے نہیں سنا گیا۔ شاید وہ جانتے ہی نہیں کہ سماج کس جانور کا نام ہے اور اگر کوئی ان سے سماج کی برائیاں کرنے لگے تو وہ اسے اتنی سی اہمیت نہیں دیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ سماج کے متعلق سوچتے رہنا ایک بیماری ہو جس کا تعلق خون کی کمی، اعصاب کی کمزوری اور ہاضمے کی خرابی سے ہوتا ہو، ایسی بیماری اس وقت تک رفع نہیں ہوتی جب تک دیگر شکایات دور نہ کی جائیں اور اگر اس مرض کو یو نہی چھوڑ دیا جائے تو مریض کی حالت خطرناک ہوتی جاتی ہے۔ ڈڑے ڈڑے میں اسے سماج کی کرشمہ سازیاں نظر آتی ہیں۔۔۔ رنگ رنگ کے پھول دیکھ کر اسے افسوس ہوتا ہے کہ یہ مسرور کیوں ہیں۔ سوکھے ہوئے پتوں کو دیکھ کر کایجہ یوں مونہہ بناتا ہے جیسے کہہ رہا ہو۔ ”ہنستا ہے بے؟ ابھی کہہ دوں گا سماج سے!“ اسے خواب بھی عجیب و غریب دکھائی دیتے ہیں، جیسے سارا ملک ایک بہشت ہے جس میں نہ جنگل ہیں، نہ پہاڑ ہیں، نہ صحرا ہیں، نہ دریا، نہ کسی دوسرے ملک کو یہاں سے کوئی راستہ جاتا ہے۔

سوالات:

- (i) سماج کے متعلق سوچنے والے لوگ عموماً کیسے ہوتے ہیں؟
- (ii) مصنف کے مطابق کون لوگ سماج کی غیبت نہیں کرتے؟
- (iii) اس عبارت کے مطابق سماج کے متعلق سوچتے رہنا کیسی بیماری ہے؟
- (iv) سماج کی پرواہ کرنے والے کو کیسے خواب دکھائی دیتے ہیں؟
- (v) سماج کے متعلق سوچنے کی بیماری کب رفع ہوگی؟
- (vi) سماج کے متعلق صحت مند اندر رویہ کیا ہونا چاہیے؟
- (vii) سماج سے متعلق سوچتے رہنے کی بیماری کو یو نہی چھوڑ دیا جائے تو اس کا نتیجہ نکلے گا؟
- (viii) دی گئی عبارت کا مرکزی خیال لکھیں۔ یا دی گئی عبارت کی تلخیص کریں۔

ب: حصہ شعر:

(5x2 = 10)

درج ذیل اشعار کو غور سے پڑھیں اور دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں:

- (i) ان کی نظر میں شوکت ، جیتی نہیں کسی کی آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کے جلال تیرا
- (ii) پھلا جو پاؤں ، گڑی مشکل ہے پھر سنبھلی جوتی گڑی تو واں سے، کیا تاب پھر نکلی
- (iii) تمہی داد گر ہو یتیم کے، تمہی چارہ گر ہو سقیم کے ہمہ تن ہوں درد میں ناتواں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں
- (iv) جیوں تیرے در پر مروں تیرے در پر یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے
- (v) ڈالی گئی جو فصل خزاں میں شجر سے ٹوٹ ممکن نہیں ہری ہو صاحب بہار سے

سوالات:

- (i) کس کی نظر میں کسی کی شوکت نہیں جیتی؟ (بحوالہ شعر i)
- (ii) پاؤں پھلے تو کیا سنبھلا مشکل ہو جاتا ہے؟ (بحوالہ شعر ii)
- (iii) تیرے شعر میں یتیم اور سقیم کے حوالے سے کیا کہا گیا ہے؟
- (iv) چوتھے شعر میں شاعر کی حسرت اور آرزو کیا ہے؟
- (v) صاحب بہار سے بھی کون سی ڈالی ہری نہیں ہو سکتی؟ (بحوالہ شعر v)
- (v) یا نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں، کا مفہوم بیان کریں۔

$$(4 \times 2 = 8)$$

مندرجہ ذیل کے جوابات تحریر کریں:

غزل سے کیا مراد ہے؟

(i)

ایک مثال دے کر جملہ اسمیہ کی وضاحت کریں۔

(ii)

درج جملہ کی ترکیب نحوی کریں: ”ظاہرہ ڈھین ہے۔“

(iii)

ایک مثال دے کر ردیف کی وضاحت کریں۔

(iv)

حصہ سوئم (کل نمبر 26)

(5)

سوال نمبر ۳: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک عبارت کی تشریح کریں:

اتفاق کے قائم رکھنے کی، جس کی ہم کو ضرورت ہے، ایک اور عقلی و نقلی راہ ہے جس کی پیروی قومی اتحاد کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ انسان جب اپنی ہستی پر نظر ڈالے گا تو اپنے میں دو حصے پائے گا۔ ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ اپنے اپنے بنائے جس کا۔ انسان کا دل یا اس کا اعتقاد یا مختصر الفاظ میں یوں کہوں کہ اس کا مذہب خدا کا حصہ ہے جس میں دوسرا کوئی شریک نہیں۔ اس کے عقائد کی جو کچھ بھلائی یا برائی ہو اس کا معاملہ اس کے خدا کے ساتھ ہے۔ نہ بھائی اس میں شریک ہے، نہ بیٹا، نہ دوست، نہ آشنا اور نہ قوم۔ پس ہم کو اس بات سے جس کا اثر ہر ایک کی صرف ذات تک محدود ہے اور ہم سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ کچھ بھی تعلق رکھنا نہیں چاہیے۔ ہم کو کسی شخص سے۔ جب کہ وہ خدا اور خدا کے رسول (ﷺ) (خاتم النبیین) کو برحق جانتا ہے، کسی قسم کی عداوت و مخالفت رکھنی نہیں چاہیے۔

یا

بارہ بجے تھے، ٹھاکر صاحب اوپر سو رہے تھے، اور پرکاش باہر برآمدے میں۔ تین عورتیں اندر کمرے میں تھیں۔ پرکاش جاگ رہا تھا۔ دیر کے سرہانے چابیوں کا گچھا پڑا تھا۔ پرکاش نے گچھا اٹھالیا۔ پھر کمر اکھول کر صندوق میں سے زیورات کا ڈنکا نکالا اور ٹھاکر صاحب کے گھر کی طرف چلا۔ کئی ماہ پیشتر وہ اسی طرح لرزتے ہوئے دل کے ساتھ ٹھاکر صاحب کے مکان میں گھسا تھا۔ اس کے پاؤں تب بھی اسی طرح تھر تھرا رہے تھے۔ لیکن تب کا ٹھاکر صاحب کا ڈر تھا، آج کا ٹھاکر صاحب کا۔ تب بخار کا پڑھاؤ تھا، حرارت، اضطراب اور خلش سے پڑا۔ اب بخار کا اتار تھا، سکون، فرحت اور امنگ سے بھرا ہوا۔ تب قدم پیچھے ہٹا تھا۔ آج آگے بڑھ رہا تھا۔

(5)

سوال نمبر ۴: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک نظمیہ جزو کی تشریح کریں:

قبضہ ہو دلوں پر، کیا اور اس سے سوا تیرا
اک بندہ نا فرماں ہے حمد سرا تیرا
گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہو گا حق کیوں کر ادا تیرا

کوئی پکارتا ہے ، لو! یہ مکان چکا
گرتی ہے چھت کی مٹی اور سائبان چکا
چھانی ہوئی اتاری، کوٹھا ندان چکا
باقی تھا اک اسارا، سو وہ بھی آن چکا

(5)

سوال نمبر ۵: درج ذیل میں سے کسی ایک غزلیہ جزو کی تشریح کریں:

آگے آتی تھی حال دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی
جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

اتک آکھوں میں کب نہیں آتا
لبو آتا ہے جب نہیں آتا
ہوش جاتا رہا نہیں لیکن
جب وہ آتا ہے تب نہیں آتا

(6)

سوال نمبر ۶: ایک پرانے کوٹ کی آپ بیتی تحریر کریں۔

یا

ایک تفریحی سفر کی روداد لکھیں۔

(5)

سوال نمبر ۷: دو دوستوں کے درمیان ”سائنسی ایجادات“ کے موضوع پر مکالمہ لکھیں۔ (رسمی کلمات کے علاوہ دیے گئے موضوع پر کم از کم پانچ مکالمے لکھیں)